Date 08-08-2016

اہم بات :-

حتی الامکان کوشش یہی کی ہے کہ مختصر ہو۔ لیکن
جامع، مانع ہو۔
تو الحمد للہ اس سعی میں کامیاب ہو گیا۔ اپنی اس
ادنیٰ سی سعی کو
اساتذہ کرام اور بالخصوص اپنے مرحوم والد صاحب
"محمد حسن قادری"
کو پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی بارگاہ میں
شرف قبولیت
سے نوازے :- "آمین بجاہ النبی الامین علیہ السلام"

اہم التماس :-

ان تمام تر کوششوں کے بعد بھی میں اسکا اعتراف کرتا
ہوں۔ کہ میری
اس تحریر میں غلطی کا امکان موجود ہے :-
تو برائے کرم
جو غلطی پر مطلع ہو تو بالدلائل مجھے آگاہ فرمانا :
بندہ ناچیز آپکا
تادم حیات مشکور رہے گا :-

العارض :-

ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری

0312-8065131

زندہ وہ انسان ہے
جو
لوگوں کی دلوں میں زندہ ہو

08/08
2020

Date 08-08-2016

اجمالی خاکہ

تمت بالخیر

Date 09-08 2016

صاحب تلخیص المفتاح کے حالات:-

آپ کا نام:- محمد

آپ کی کنیت:- ابو عبد اللہ

آپ کے والد کا نام:- عبد الرحمن

آپ کا لقب:- ابو المعالی جلال الدین القزوینی قاضی القضاۃ

پیدائش:- حافظ ابن حجر اسقلانی کے قول کے مطابق 666ھ ہے:-
اور بعض اقوال کے مطابق 660ھ بھی ہے:-

حالات زندگی:-

قذولی کے ساتویں زمانے کے مشہور عالم و فاضل اور بزرگ بھی تھے:- بہت ہی کم عمر میں فقہ کی تعلیم سے فارغ ہو کر اطراف روم میں قاضی ہو گئے تھے۔ اُس وقت آپکی عمر "20" سال سے کم تھی:-
کچھ عرصے کے بعد دمشق تشریف لا کر علوم و فنون، عربی اور اصول معانی، بیان وغیرہ میں پختگی پیدا کی۔ جامع مسجد دمشق میں خطیب مقرر ہوئے:-
کچھ عرصے کے بعد آپکو سلطان ناصر نے شام بلا کر عہدہ قضاء کیلئے منتخب کیا۔
قاضی کے عہدہ پر عزت جو آپکو ملی کسی اور کو نہ ملی تھی:-

بلاغۃ کی وجہ:-

آپ سے کسی نے حرف سلب کے تقدیم و تاخیر کے بارے میں سوال کیا تو آپ کو پیش آیا۔ اس کے بعد آپ نے بلاغۃ کا علم حاصل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کے آپ اس علم میں بھی ماہر تھے:-
آپکی تصانیف سے یہ پتہ چل رہا کہ آپکو بڑی شعر و شاعری کا شوق تھا:-

وفات کیسے ہوئی:-

جب آپ قاضی کے عہدہ پر فائز تھے تو آپ پر فالج گرا جس سے آپ صحت یاب نہ ہو سکے تو آپ 15 جمادی الاول 739ھ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے:- انا للہ وانا الیہ راجعون:-

"خطبے کا خلاصہ"

Date 10 - 08 2016

الحمدللہ :-

جملہ اسمیہ ہے اسلئے اختیار کی تاکہ تعریف کی دلالت دوام اور استمرار پر ہو جائے :-

کتاب مفتاح العلوم :-

مفتاح العلوم کی کتاب "3" قسم اور "9" فن پر مشتمل ہے :- اور اقسام درج ذیل ہیں :-

پہلی قسم :-

اشتقاق اور صرف اور نحو پر مشتمل ہے :-

دوسری قسم :-

عروض اور قوافی اور منطق پر مشتمل ہے :-

تیسری قسم :-

معانی اور بیان اور بدیع پر مشتمل ہے :-

قواعد :-

قواعد قاعدہ کی جمع ہے۔ قاعدہ کہتے ہیں۔ حکم کلی کو اور حکم کلی اپنے تمام جزئیات پر صادق آتا ہے۔

امثلہ :-

امثلہ یہ مثال کی جمع ہے۔ اور مثالیں قاعدوں کی وضاحت کیلئے ہوتی ہیں۔ اور سمجھنے والے کیلئے سمجھانے کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں۔

شواہد :-

شواہد شاہد کی جمع ہے۔ جو کہ قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کیلئے ذکر کیے جاتے ہیں :-

ایک اہم بات :-

جو قاعدے مصنف نے تلخیص المفتاح میں بیان کیے ہیں۔ اور ان قاعدوں کی وضاحت کیلئے جو مثالیں دی ہیں۔ اور قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کیلئے جو دلیلیں دی ہیں ان کی وجہ سے

"تلخیص المفتاح" کو علم بلاغت میں ایک مقام حاصل ہے۔ جو مقام "علم بلاغت" میں کسی کتاب کو حاصل نہیں ہے :-

تمت بالخیر

Date 07-11 2016

سوال 1. فصاحت و بلاغۃ کی تعریف بیان کریں؟

جواب۔ فصاحۃ کی تعریف:۔

الفصاحۃ یوصف بھا المفرد والکلام والمتکلم:۔

وہ فصاحت جس کے ساتھ مفرد اور کلام اور متکلم بیان کیے جاتے ہیں:۔

تعریف البلاغۃ:۔

البلاغۃ یوصف بھا الکلام والمتکلم:۔

وہ بلاغت جس کے ساتھ کلام اور متکلم بیان کیے جاتے ہیں:۔

سوال 2. فصاحت مفرد کی تعریف تحریر کریں؟

جواب۔ تعریف الفصاحۃ فی المفرد:۔

خلوص المفرد من تنافر الحروف والغرابۃ و مخالفۃ القیاس:۔

مفرد کا تنافر حروف اور غرابت اور مخالفت قیاس سے خالی ہونا ہے:۔

تعریف التنافر:۔

وصف فی المفرد یوجب ثقلہ علی اللسان:۔

ایسا مفرد میں وصف ہو جو زبان پر بھاری ہو:۔

مثال:۔ غدائرہ مستشزرات الی العلی

ترجمہ:۔ اسکی چوٹیاں بلندی کی طرف اٹھی ہوئی ہیں۔

تعریف الغرابۃ:۔

کون الکلمۃ غیر ظاھرۃ المعنی:۔

کلمہ کا ظاہری معنی کے علاوہ ہونا:۔

مثال:۔ فاحما و مرسنا مسرجا:۔

ترجمہ:۔ سیاہ اور ناک کا ایک حصہ جو سنائی ہوئی ہیں۔

تعریف المخالفۃ القیاس:۔

ان یکون المفرد علی خلاف القانون الصرفی:۔

مفرد کا ہونا قانون صرفی کے علاوہ

مثال:۔ الحمد للہ العلی الاجلل:۔

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں

جو بڑی شان والا اور عظمت والا ہے۔

Date 07-11-2016

تعریف:-
مفرد کا اُن تینوں سے خالی ہونا اور ان کے علاوہ
اُس سے بھی خالی ہونا جو سننے میں کراہت پیدا کرتا ہو:-
مثال:- کریم الجرشی شریف النسب:-
ترجمہ:- کریم النفس شریف النسب والا ہے۔

سوال 2 فصاحت فی الکلام سے کیا مراد ہے؟
جواب- تعریف الکلام:-
خلوص الکلام من ضعف التألیف
و تنافر الکلمات و التعقید مع فصاحتها:-
کلام کا ضعف تالیف
اور تنافر کلمات و تعقید سے خالی ہونا کلمہ کے فصاحت
کے ساتھ:-
تعریف الضعف:-
کون الکلمة غیر جار علی القانون
النحوی المشهور:-
کلمہ کا مشہور قاعدہ نحوی کے علاوہ
جاری ہونا:-
مثال:- ضرب غلامہ زیدا:-
تعریف التنافر:-
وصف فی الکلام یوجب ثقله علی اللسان:-
کلام میں ایسے وصف کا ہونا جو زبان پر ثقل کو واجب کرتا ہو:
مثال:- لیس قرب قبر حرب قبر:-
ترجمہ:- اُسکی قبر قبر حرب کے پاس نہیں ہے۔
تعریف التعقید:-
ان یکون الکلام خفی الدلالة علی
المعنی المراد:- فی النظم:-
کلام کا معنی مرادی پر خفی دلالت کرنا:-
مثال:- وما مثله فی الناس الا مملکا
ابو امه حی ابوه یقاربه
ترجمہ:-
اُسکی مثل لوگوں میں نہیں ہے مگر بادشاہ
اُسکی ماں کا ابو زندہ ہے، اُسکا باپ اُسکے قریب ہے۔

Date 08-11-2016

تعقید فی الانتقال:-

تعقید ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونے پر دلالت کرتا ہے:-

مثال:- سأطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وتسکب عینای الدموع لتجمدا:-

ترجمہ:- میں تجھ سے دوری طلب کرتا ہوں تاکہ قریب ہو جاؤ
اور میری آنکھوں کے آنسو کا بہانا تاکہ خشک ہو جائے

کثرۃ تکرار:-

کہا گیا ہے کہ فصاحت فی الکلام تکرار کی کثرت سے بھی خالی ہو:-

مثال:- سبوح لها منها علیها شواهد

ترجمہ:- حسین گھوڑا اس کیلئے اس کی ذات میں سے اس پر شرافت دلالت کرتی ہے:-

تتابع الاضافت:-

اور فصاحت فی الکلام اضافت کا پے در پے آنے سے خالی ہو:-

مثال:- حمامۃ جرعی حومۃ الجندل اسجعی

ترجمہ:- اے کبوتری بہت پتلی زمین کے بڑے حصے کے ریتلی زمین پر تو گانا گا:-

سوال 4 فصاحت فی المتکلم کی تعریف تحریر کریں؟

جواب فی المتکلم:-

ملکۃ یقتدر بها علی التعبیر عن المقصود بلفظ الفصیح:-

ترجمہ:- ایسا ملکہ جس کے ذریعے لفظ فصیح سے مقصود کو تعبیر کرنے پر قادر ہو:-

سوال 5 بلاغۃ فی الکلام کسے کہتے ہیں؟

جواب فی الکلام:-

مطابقتہ لمقتضی الحال مع فصاحتہ:-

ترجمہ:- کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا فصاحت کے ساتھ:-

Date 08-11 2016

سوال 6: مقتضیٰ حال کے بارے میں کچھ ارشادات فرمایئے؟

جواب: مقتضیٰ حال:-

مقتضیٰ حال کے مقامات مختلف ہوتے ہیں۔
پس کلام کے مقامات بھی مختلف ہوتے ہیں:-
1:- مقام تنکیر مقام تعریف کے متبائن ہے:-
2:- مقام اطلاق مقام تقیید کے متبائن ہے:-
3:- مقام ذکر مقام حذف کے متبائن ہے:-
4:- مقام تقدیم مقام تاخیر کے متبائن ہے:-
5:- مقام فصل مقام وصل کے متبائن ہے:-
6:- مقام ایجاز مقام اطناب و مساوات کے متبائن ہے:-

اسی طرح:-

ذکی کا خطاب غبی کے ساتھ کرنا یہ مقتضیٰ حال کے خلاف ہے:-

نوٹ:- ہر کلمہ اپنے مقام کلمہ کے صاحب کے ساتھ اچھا لگتا ہے۔

سوال 7: کلام کی شان کب ظاہر ہوگی اور کب ظاہر نہیں ہوگی؟

جواب: ظاہر ہوگی:-

کلام کی شان حسن و قبول میں ظاہر ہوگی جب وہ مقتضیٰ حال کے مطابق ہو:-

ظاہر نہیں ہوگا:-

جب کلام مقتضیٰ حال کے مطابق نہ ہو تب کلام کی شان بلند نہ ہوگی:-

سوال 8: فالبلاغۃ راجعۃ الی اللفظ ....الخ اس عبارت کی وضاحت فرمایئے؟

جواب: اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلاغت لفظ کی صفت ہے نہ کہ معنیٰ کی لیکن مفرد ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ اس عبارت سے کہ لفظ ترکیب کے ساتھ یعنی کئی الفاظ سے مکمل معنیٰ کا فائدہ دیتا ہے:-

سوال 9: بلاغۃ کی اقسام مع تعریفات کے ساتھ قلم بند فرمایئے؟

جواب: بلاغۃ کی اقسام:-

بلاغۃ کی 2 قسمیں ہیں:- اگلے صفحے پر ہیں

Date 09-11 2016

۱- أعلیٰ :- ۲- أسفل :-

تعریف الأعلیٰ :-

کثرت بلاغۃ کو!-
اُسے "أعلیٰ" کہتے ہیں۔

تعریف الأسفل :-

قلیل بلاغۃ کو:-
اُسے "أسفل" کہتے ہیں:-

سوال بلاغۃ فی المتکلم کی تعریف تحریر کریں؟

ج۱۲:- **تعریف المتکلم :-**

ملکۃ یقتدر بھا علی تألیف کلام بلیغ :-

ایسا ملکہ جس کے ذریعے کلام بلیغ تالیف کرنے پر قدرت رکھتا ہو:-

سوال فصاحت و بلاغت کی حاجت کیوں؟

جواب: **پہلا فائدہ :-**

معنیٰ مرادی میں پیدا ہونے والی خطأ سے بچنا:-

دوسرا فائدہ :-

فصیح کو غیر فصیح سے تمییز کرنا:-

نوٹ :-

فصیح کو غیر فصیح سے تمییز دینے کیلئے کلام کا غرابۃ، مخالفت قیاس، ضعف التالیف اور تعقید لفظی سے محفوظ ہونا ضروری ہے:-

غرابۃ سے بچنے کیلئے :- علم متن اللغۃ کا علم ہو:-
مخالفۃ القیاس سے بچنے کیلئے :- علم الصرف کا علم ہو:-
ضعف التالیف سے بچنے کیلئے :- علم النحو کا علم ہو:-
تعقید لفظی سے بچنے کیلئے :- ذوق الصحیح اور غیر صحیح کا علم ہونا چاہیے:-

نوٹ :-

معنیٰ مرادی کی ادائیگی میں خطا سے بچنے کیلئے علم المعانی کا جاننا ضروری ہے:-

Date 09-11-2016

اور کلام میں خوبصورتی کیلئے علم البیان اور علم البدیع
کا علم جاننا ضروری ہے:۔

بعض کے نزدیک:۔
علم البیان، علم المعانی اور علم البدیع
کا ہی نام ہے:۔

بعض کے نزدیک:۔
علم البدیع، علم المعانی اور علم البیان
کا ہی نام ہے:۔

بعض کے نزدیک:۔
علم المعانی الگ ہے:۔ اور
علم البیان اور علم البدیع ایک علم ہے:۔

اعتراض: علم معانی کو مقدم کیوں کیا؟
جواب: **پہلا جواب:۔**
علم معانی میں مقتضی حال کے قواعد بیان
کئے جاتے ہیں:۔
اور علم بیان میں بھی مقتضی حال کے قواعد
بیان کئے جاتے تھے۔ لیکن اور بھی باتیں کی جاتی تھی:۔

دوسرا جواب:۔
معانی مفرد ہے۔ اور بدیع و بیان مرکب
ہے۔ تو مفرد کو مرکب پر مقدم کیا ہے:۔

اعتراض: 8 ابواب منحصر ہونے کی وجہ؟
جواب: کلام کی "2" قسمیں ہیں:۔
۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ:۔
اس وجہ سے "8" ابواب پر اسکو منحصر کیا:۔

09-11-2016

الفن الاول "علم المعانی"

Date 10-11-2016

سوال12: علم المعانی کی تعریف تحریر فرمایئے؟

جواب: تعریف العلم المعانی:-

وھو علم یعرف احوال اللفظ العربی التی بھا یطابق اللفظ مقتضی الحال:-

علم معانی وہ علم ہے کہ جس سے عربی الفاظ کے احوال کو جانا جاتا ہے جو الفاظ مقتضی حال کے مطابق ہوتے ہیں:-

سوال13: علم المعانی کے ابواب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ نیز ان کی وجہ حصر ذکر کریں؟

جواب: ابواب العلم المعانی:-

مصنف علیہ رحمہ نے علم معانی کو "8" ابواب پر منحصر کیا ہے:-

1:- احوال الاسناد الخبری 2:- احوال المسند الیہ
3- احوال المسند 4- احوال متعلقات الفعل
5- القصر "و" الانشاء 6- الفصل "و" الوصل
7- الایجاز 8- الاطناب "و" المساواۃ:-

وجہ حصر:-

کلام

نسبت خارج کے مطابق ہوگی — یا — نہیں ہوگی

نہیں ہوگی ← انشاء "سادس"

نسبت خارج کے مطابق ہوگی ← خبر

خبر ← مسند "ثالث" / مسند الیہ "ثانی" / اسناد "اول"

احوال المسند / احوال المسند الیہ / احوال اسناد الخبری

اگر مسند کے متعلق ہے فعل یا معنی فعل ہے ہو تو باب "رابع":-

اگر تعلق قصر یا غیر قصر ہو تو "خامس":-

اگر جملہ دوسرے سے ملا ہوا ہوگا یا نہیں ہوگا تو "باب سابع":-

اگر کلام بلیغ زائد ہوگا یا نہیں تو "ثامن":-

Date 10-11-2016

سوال 4: صدق خبر و کذب خبر کسے کہتے ہیں مع اختلاف تحریر فرمائیے؟

جواب:- **صدق خبر:-**

اگر خبر واقع کے مطابق ہے تو "صدق خبر" ہوگی:-

کذب خبر:-

اگر خبر واقع کے مطابق نہیں ہے تو کذبِ خبر ہوگی:-

اختلاف:-

صدق خبر و کذب خبر میں "2" مذھب ہیں:-

۱- نظام الدین ۲- جاحظ

نظام کا موقف:-

خبر مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہو اگرچہ وہ خبر واقع کے مطابق نہ ہو:-

تو یہ صدق خبر کہلائے گی:-

اگر خبر مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہیں ہے۔ اگرچہ وہ واقع کے مطابق ہے:-

یہ کذب خبر کہلائے گی:-

دلیل:-

ان المنفقین لکذبون:-

وضاحت:- منافق لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اللہ کے رسول ہیں:- یہ بات تو سچی ہے کہ "محمد" اللہ کے رسول ہیں:- لیکن منافق لوگوں کا اعتقاد یہ نہیں تھا:- جب ان کا اعتقاد نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:- کہ بیشک منافق لوگ جھوٹے ہیں:-

تو اس سے پتہ چلا کہ خبر اگر اعتقاد کے مطابق ہے تو "صدق الخبر" کہلائے گی:-

اگر خبر اعتقاد کے مطابق نہیں ہے تو "کذب الخبر" کہلائے گی:-

دلیل کا رد:-

نظام معتزلی کی دلیل کا "3" طرح سے رد کیا:-

پہلا جواب:-

اللہ تعالیٰ نے جو منافق لوگوں کو جھوٹا قرار دیا وہ جھوٹا ان کے اعتقاد کی وجہ سے نہیں کہا بلکہ منافق جو گوئی دے رہے تھے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اس وجہ سے منافق لوگوں کو جھوٹا قرار دیا کیوں کہ وہ دل میں مان بھی نہیں رہے کہ آپ

1

Date 10-11 2016

اللہ کے نبی ہیں :- نہ کہ اعتقاد کی وجہ سے جھوٹا قرار دیا :-

دوسرا جواب :-

اللہ تعالیٰ نے منافق لوگوں کو اس وجہ سے جھوٹا قرار دیا کہ منافق لوگ "انک لرسول اللہ" اس خبر کو گواہی کا نام دیتے تھے۔ حالانکہ گواہی کو پکے یقین سے دی جاتی ہے :- اور منافق لوگوں کا یقین نہیں تھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں :- پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے منافق لوگوں کو ان کے اعتقاد کی وجہ سے جھوٹا قرار نہ دیا :-

تیسرا جواب :-

منافق لوگ اپنے آپ کو دل میں جھوٹا سمجھ رہے تھے تو اس وجہ سے ان کو جھوٹا قرار دیا :-

جاحظ کا مذھب :-

جاحظ کے مذھب کے مطابق صدق خبر اور کذب خبر کی تعریف :-

تعریف الصدق :-

خبر واقع اور اعتقاد کے مطابق ہو تو "صدق الخبر" کہلائے گی :-

تعریف الکذب :-

خبر واقع اور اعتقاد کے مطابق نہ ہو تو "کذب الخبر" کہلائے گی :-

جاحظ کے نزدیک تیسری خبر :-

جاحظ کے نزدیک ایک ایسی بھی خبر ہے جو نہ صدق ہے نہ کذب ہے :-

لا صدق ولا کذب "4" صورتیں ہیں :-

پہلی صورت :-

واقع کے مطابق ہو اعتقاد کے مطابق نہ ہو :-

دوسری صورت :-

واقع کے مطابق ہو اعتقاد بالکل بھی نہ ہو :-

تیسری صورت :-

واقع کے مطابق نہ ہو اعتقاد کے مطابق ہو :-

چوتھی صورت :-

واقع کے مطابق نہ ہو اعتقاد بالکل نہ ہو :-

Date 10 - 11 2016

لاصدق لاکذب پر دلیل :- افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ۔

یہ قول کفار کا ہے کہ "افتری" کا فاعل حضور علیہ الصلاۃ السلام ہیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا :-

تو یہ بات نہ واقع کے مطابق ہے نہ ہی کفار کے اعتقاد کے مطابق ہے کیونکہ اگرچہ کفار زبان سے حضور علیہ الصلاۃ السلام کو اللہ کا نبی نہیں مانتے تھے لیکن دل سے حضور علیہ الصلاۃ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نبی مانتے تھے :-

تمت بالخیر

10-11-2016

"احوال الاسناد الخبری"

Date 10.11.2016

سوال(1): خبر کی اقسام مع تعریفات تحریر فرمائیے:۔

جواب: **اقسام الخبر:۔**

خبر کی "2" قسمیں ہیں:۔

۱۔ فائدۃ الخبر ۲۔ لازم فائدۃ الخبر

فائدۃ الخبر:۔

مخبر کا ارادہ ہو کہ یہ خبر مخاطب کو پتہ چل جائے!۔ مثال:۔ زید قائم:۔

لازم فائدۃ الخبر:۔

مخبر کا یہ ارادہ ہوتا ہے جو بات میں مخاطب کو بتاؤں گا تاکہ اسکو بھی علم ہو جائے جو بات تم جانتے ہو وہ بات میں بھی جانتا ہوں!۔

مثال!۔ زید قاعد!۔

سوال(2): مخاطب کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں:۔

جواب: **کلام لانے کی صورتیں!۔**

۱۔ خالی ذھن ۲۔ تردّد ۳۔ منکر

خالی الزھن!۔

جب مخاطب خالی ذھن ہو تو بغیر تاکید کے کلام لانا کافی ہوگا!۔ اسکو "ابتدائی" بھی کہتے ہیں!۔

مثال:۔ زید قائم!۔

حکم میں تردد!۔

جب مخاطب حکم میں تردد کرنے والا ہو تو تاکید لگانا مستحسن ہوتا ہے!۔ اسکو "طلبی" بھی کہتے ہیں!۔

مثال:۔ ان زیدا قائم!۔

حکم کا منکر!۔

جب مخاطب حکم کا منکر ہو تو تاکید لگانا واجب ہے!۔ اسکو "انکاری" بھی کہتے ہیں!۔

مثال:۔ واللہ ان لزید قائم!۔

سوال(3): کلام کی اقسام مع تعریف تحریر کریں!۔

جواب: **اقسام!۔**

۱۔ مقتضی حال کے مطابق ۲۔ مقتضی ظاہر کے مطابق

Date 20-11-2016

مقتضی ظاہر :-
جس کا حال تقاضا کرے اسکے مطابق کلام کو لانا "مقتضی ظاہر" ہے :-
مقتضی حال :-
ظاہر کے خلاف کلام کو لانا -

سوال 18 مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں لکھئے :-
جواب :- مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی 3 صورتیں ہیں :-
پہلی صورت :-
غیر سائل کو سائل کی جگہ رکھ کر کلام کرنا :-
مثال :- ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون :-
وضاحت :- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ انہوں نے انکار تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سلامت کی دعما مانگی :-
تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ولا تخاطبنی ... الخ
یہ کلام ایک بڑے عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام ڈوبنے کے عذاب کے سائل نہ تھے :- لیکن اس کلام "ولا تخاطبنی" کے بعد متردد ہوئے کہ کوئی بڑا عذاب آئے گا تو تردد کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ آگے "انھم مغرقون" ارشاد فرمادیا :
دوسری صورت :-
غیر منکر کو منکر کی جگہ رکھ کر کلام کرنا :-
مثال :-
جاء شقیق عارضا رمحہ
ان بنی عمک فیھم رماح :
ترجمہ :-
آیا شفیق پھیلائے ہوئے اپنے نیزے کو
بیشک تیرے چچا کے بیٹوں کے پاس نیزے ہیں :-
تیسری صورت :-
منکر کو غیر منکر کی جگہ رکھ کر کلام کرنا :-
مثال :- لاریب فیہ :
ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ تاکید لائی جائے۔ مگر منکر کو غیر منکر کی جگہ رکھ کر کلام کیا گیا۔ کہ قرآن میں بے شمار دلائل ہیں :- کہ خود سمجھ جاؤ کہ قرآن لاریب فیہ ہے :

Date 20 - 11 2016

سوال 19 اسناد کی اقسام تحریر کریں؟

جواب اقسام:-

۱۔ حقیقہ عقلیہ ۲۔ مجاز عقلی

حقیقہ عقلیہ کی تعریف:-

ھی اسناد الفعل أو معناہ الی ما ھو له عند المتکلم فی الظاھر:-

فعل یا معنیٰ فعل کی نسبت کرنا اسکی طرف جس کیلئے فعل یا معنیٰ فعل ثابت ہے:-

متکلم کے نزدیک ظاھر میں:-

مجاز عقلی کی تعریف:-

وھو اسنادہ الی ملابس له غیر ما ھو له بتأول:-

فعل یا معنیٰ فعل کی نسبت کرنا ایسے مناسب کی طرف جو ما ھو له کے علاوہ ہو کسی قرینہ کی وجہ سے:-

سوال 20 حقیقہ عقلیہ کی اقسام لکھیں؟

جواب **اقسام:-**

حقیقہ عقلیہ کی ۴ اقسام ہیں:-

پہلی قسم:-

واقع و اعتقاد دونوں کے مطابق ہو:-

کقول المؤمن:- أنبت اللّٰه البقل:-

دوسری قسم:-

اعتقاد کے مطابق ہو لیکن واقع کے مطابق نہ ہو۔

کقول الکافر:- أنبت الربیع البقل:-

تیسری قسم:-

واقع کے مطابق ہو لیکن اعتقاد کے مطابق نہ ہو:

کقول المعتزلی:- خلق اللّٰه الافعال کلھا:-

چوتھی قسم:-

واقع و اعتقاد دونوں کے مطابق نہ ہو:-

مثال:- جاء زید:-

سوال 21 فعل کے مناسبات ذکر کریں؟

جواب (دو اگلے صفحہ پر درج ہیں:-)

Date 20-11-2016

مناسبات:۔

کل "6" مناسبات ہیں:۔

پہلی صورت:۔

فاعل کی نسبت مفعول کی طرف کرنا:۔

مثال:۔ عیشۃ راضیۃ:۔

وضاحت:۔ اس مثال میں راضی ہونے کی نسبت زندگی کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن صاحب زندگی مراد ہیں:۔

دوسرا مناسب:۔

اسناد المفعول الی الفاعل:۔

مثال:۔ سیل مفعم:۔

سیلاب کی نسبت کی گئی ہے حالانکہ سیلاب بھرا ہوا نہیں ہوتا

اصل عبارت افعم سیل الوادی:۔

تیسرا مناسب:۔

اسناد الفاعل الی المصدر:۔

مثال:۔ شعر شاعر:۔

شعر سمجھنے والا نہیں ہوتا بلکہ شخص شعر کو سمجھنے والا ہوتا ہے:۔

چوتھا مناسب:۔

اسناد الفاعل الی الزمان:۔

مثال:۔ نھارہ صائم:۔

دن روزے دار نہیں ہوتا بلکہ شخص روزہ رکھتا ہے:۔

پانچواں مناسب:۔

اسناد الفاعل الی المکان:۔

مثال:۔ نھر جار:۔

چھٹا مناسب:۔

اسناد الفاعل الی السبب:۔

مثال:۔ بنی الامیر المدینۃ:۔

سوال 22 مجاز عقلی میں "تاویل" کی قید لگانے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب فائدہ حاصل یہ ہوا کہ کافر کا قول اس سے نکل جائے:۔ انبت الربیع البقل:۔

دلیل:۔

اشاب الصغیر وافنی الکبیر کر الغداۃ ومر العشی

Date 20-11 2016

اگر اس شعر کو مجاز پر محمول کرے گے جب یہ معلوم نہ ہو کہ قائل کون ہے!۔ اگر مسلمان ہے تو مجاز اگر کافر ہے تو حقیقت!۔

یا یہ گمان کیا جائے کہ اس شعر کے قائل کا اعتقاد میں یہ نہیں ہے جو شعر سے ظاہر ہے!۔

دلیل!۔

میز عنہ قنزعا عن قنزع
جذب اللیالی ابطئی او اسرعی:۔
جدا کر دیا اس سے بالوں کے گچھے کو گچھے سے
راتوں کے گزرنے نے تو دیر سے گزر یا جلدی سے گزر

جذب کی اسناد راتوں کے گزرنے کی طرف مجازی ہے:۔ قرینہ یہ شعر ہے!۔

افنا قیل اللہ للشمس اطلعی
فنا کر دیا اسکو اللہ سورج کو اطلعی کہنے سے

سوال 23: مجاز عقلی کی اقسام تحریر کریں مع تعریفات؛

جواب: اقسام!۔

مجاز عقلی کی "4" اقسام ہیں!۔

پہلی قسم!۔

مسند اور مسند الیہ دونوں حقیقی ہوں!۔

مثال!:۔ انبت الربیع البقل!۔

دوسری قسم!۔

دونوں مجازی ہوں!۔

مثال!:۔ احی الارض شباب الزمان!۔
زندہ کیا زمین کو زمانے کی جوانی نے!۔

تیسری قسم!۔

مسند حقیقی و مسند الیہ مجازی!۔

مثال!:۔ انبت البقل شباب الزمان:۔
بقل کو زمانے کی جوانی نے اگایا!۔

چوتھی قسم!۔

مسند مجازی و مسند الیہ حقیقی!۔

مثال!:۔ احی الارض الربیع!۔
زمین نے ربیع کو زندہ کیا:۔

Date 20-11-2016

هو في القرآن كثير:

یہاں سے ظاہرہ کا ذکر کیا ہے:

ظاہرہ کہتے ہیں: کہ قرآن پاک میں کم مثالیں ہیں:

مثال: اذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا:

مجاز کی مثال: کیونکہ ایمان کو اللہ تعالی زیادہ کرتا ہے:

یذبح ابناءھم:

مجاز کی مثال: اللہ تعالی بیٹوں کو مارتا ہے:

اخرجت الارض اثقالھا:

مجاز کی مثال: حقیقۃ اللہ تعالی کی طرف ہے:

ملاحظہ:

مجاز عقلی کی امثال انشاء میں ہوتی ہیں:

مثال: یٰھامٰن ابن لی صرحا:

اہم بات:

مجاز عقلی کیلئے قرینہ لفظی یا معنوی کا ہونا ضروری ہے:

قرینہ معنویہ:

مسند الیہ کا قیام عقلاً محال ہو:

مثال: محبتک جاءت بی الیک:

وضاحت: سبب بول کر مسبب مراد لیا ہے:

یا مسند الیہ کا قیام عادۃً محال ہو:

مثال: ھزم الامیر الجند:

وضاحت: عقل ممکن عادۃً محال ہے:

سوال 24: مجاز کی حقیقت کی معرفت کے کتنے صورتیں ہیں؟

ج: معرفت:

1. ظاہر 2. خفیہ

ظاہر:

ما یکون الاسناد الیہ حقیقۃ:

مثال: فما ربحت تجارتھم:

Date 20-11-2016

خفیہ سے مراد:-

اسکی خفا غور و فکر سے ظاہر ہو:-

مثال:- سرنی اللہ عند رؤیتک:-

اللہ نے مجھے خوش کیا تیرے دیکھنے کے وقت:-

سوال 25 سکاکی کے نزدیک مجاز عقلی کیا ہے:-

جواب سکاکی کے نزدیک:-

مجاز عقلی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

مجاز عقلی در اصل استعارہ بالکنایہ ہے۔

انبت الربیع البقل:-

فاعل حقیقی ہے:-

علامہ سکاکی کا رد:-

اگر مجاز عقلی کو نہ مانے تو "فھو فی عیشۃ" میں "ظرفیۃ الشئ لنفسہ" لازم آرہا ہے:-

سوال 26 مسند الیہ کو مسند پر مقدم کیوں کیا:

جواب مسند الیہ کو مسند پر اس لیے مقدم کیا کہ مسند الیہ اصل ہے اور مسند فرع ہے۔ تو اصل کو فرع پر مقدم کیا ہے:-

سوال 27 مسند الیہ کو حذف کرنے کی صورتیں درج کریں:

جواب حذف کرنے کی صورتیں:-

حذف کرنے کی "10" صورتیں ہیں:-

جو درج ذیل ہیں:-

پہلی صورت:-

عبث سے بچتے ہوئے حذف کرنا:-

مثال:-

دوسری صورت:-

دو دلیلوں میں سے اقوی دلیل کی طرف عدول کرنے کیلئے:-

مثال:- قال لی کیف انت قلت علیل:-

تیسری صورت:-

قرینہ کے وقت سامع کی سمجھداری کا امتحان لینا:-

مثال:- مستفاد من نور الشمس:-

Date 20-11 20

چوتھی صورت:-

سامع کی سمجھداری کی مقدار کا امتحان لینا:-

مثال:- واللہ حقیق بالاحسان:-

پانچویں صورت:-

مسند الیہ اتنا معظم ہو کہ اس کا نام لینے سے اپنی زبان کو حقیر جانے:-

مثال:- رزقنا:-

چھٹی صورت:-

مسند الیہ کے حقیر ہونے کی وجہ سے حذف کرنا:-

مثال:- نجس العین:-

ساتویں صورت:-

حاجت کے وقت انکار کی آسانی کیلئے حذف کرنا:-

مثال:- لئیم:-

آٹھویں صورت:-

مسند الیہ کے معین ہونے کی وجہ سے حذف کرنا:-

مثال:- خالق کل شئ:-

نویں صورت:-

مسند الیہ کو معین کرنے کے دعویٰ کرنے کی وجہ سے حذف کرنا:-

مثال:- علامہ:-

دسویں صورت:-

مقام تنگی کی وجہ سے حذف کرنا:-

مثال:- غزال:-

سوال 22: مسند الیہ کو ذکر کرنے کی صورتیں قلم بند فرمائیے:

جواب: حذف کرنے کی صورتیں:-

مسند الیہ کو حذف کرنے کی "7" صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلی صورت:-

اصل ہونے کی بنا پر ذکر کرنا:-

مثال:- الحمد للہ:-

دوسری صورت:-

حذف پر قرینہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے احتیاطاً ذکر کرنا:

مثال:-

Date 20-11-2016

تیسری صورت :-

سامع کی غباوت کی وجہ سے ذکر کرنا :-

مثال :- قال بکر کذا سوال ماذا قال بکر :-

چوتھی صورت :-

زیادہ وضاحت کی وجہ سے ذکر کرنا :-

مثال :- اولئک ھم المفلحون :-

پانچویں صورت :-

تعظیم کی وجہ سے ذکر کرنا :-

مثال :- امیر المؤمنین حاضر :-

چھٹی صورت :-

توھین کی وجہ سے ذکر کرنا :-

مثال :- اللئام حاضر :-

ساتویں صورت :-

اسکے ذکر سے برکت حاصل کرنے کیلئے ذکر کرنا :-

مثال :- سرکار علیہ السلام کا اسم مبارک :-

آٹھویں صورت :-

لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ذکر کرنا :-

مثال :- حمزہ حبیبی :-

نویں صورت :-

زیادہ توجہ حاصل کرنے کیلئے ذکر کرنا :-

مثال :- ھی عصای :-

سوال 29 مسند الیہ کو معرف لانے کی صورتیں ذکر کریں ؟

ج :- معرفہ لانے کی صورتیں :-

مسند الیہ کو معرفہ لانے کی "6" صورتیں ہیں :- جو درج ذیل ہیں :-

پہلی صورت :-

ضمیر کے ذریعے :-

دوسری صورت :-

علمیت کے ذریعے :-

تیسری صورت :-

موصول کے ذریعے :-

Date 20-11-2016

چوتھی صورت:۔
اشارہ کے ذریعے:۔
پانچویں صورت:۔
لام کے ذریعے:۔
چھٹی صورت:۔
اضافت کے ذریعے:۔

سوال 30: ضمیر میں اصل کون ہے؟
جواب: متکلم و مخاطب و غائب کی ضمیروں کے ذریعے مسند الیہ کو معرفہ لایا جا سکتا ہے:۔
اصل یہ ہے کہ مخاطب معین ہو۔
لیکن کبھی کبھار معین کو غیر معین کی جگہ رکھ کر کلام کیا جاتا ہے۔ تاکہ تمام مخاطبین کو شامل ہو جائے:۔
مثال:۔ ولو تری اذ المجرمون ناکسوا رءوسھم عند ربھم:۔

سوال 31: علم کو کس کس کے ذریعے خاص کیا جاتا ہے؟
جواب: جن کے ذریعے علم کو خاص کیا جائے گا وہ صورتیں درج ذیل ہیں:۔

پہلی صورت:۔
بعینہ سامع کے ذہن میں ابتداً خاص ہو:۔
مثال:۔ قل ھو اللہ:۔
دوسری صورت:۔
تعظیم کی وجہ سے علمیت کے ذریعے مسند الیہ کو معرفہ لانا:۔
مثال:۔ رکب علی:۔
تیسری صورت:۔
توھین کی وجہ سے مسند الیہ کو معرفہ لانا:۔
مثال:۔ الیمام حاضر:۔
چوتھی صورت:۔
کنایہ بیان کرنے کیلئے مسند الیہ کو علم کے ساتھ معرفہ لانا:۔
مثال:۔ ابولھب:۔
پانچویں صورت:۔
لذت حاصل کرنے کیلئے علم کو معرفہ لانا:۔
مثال: جعفر حبیبی:۔

Date 20 - 11 - 2016

چھٹی صورت:۔
شرک حاصل کرنے کیلئے مسند الیہ کو معرفہ لانا۔
اللہ الھادی۔

سوال 32: کن صورتوں کے ذریعے موصول کو معرفہ لایا جاتا ہے؟
جواب:
پہلی صورت:۔
مسند الیہ کو موصول کے ذریعے معرفہ لانا کہ مخاطب مسند الیہ کو جانتا ہو۔ لیکن جب تک اسکی صفات کو ذکر نہ کیا جائے اس وقت تک اسکو نہ جانے:۔
مثال:۔ الذی کان معنا أمس رجل عالم۔
وہ کل ہمارے ساتھ تھا وہ عالم ہے:۔
دوسری صورت:۔
مسند الیہ کو پختہ کرنے کیلئے:۔
مثال:۔ وراودته التی هو فی بیتها عن نفسه۔
تیسری صورت:۔
عظمت اور ہولناکی کو بیان کرنے کیلئے ذکر کرنا۔
مثال:۔ فغشیهم من الیم ما غشیهم:۔
ڈانپا لیا ان کو سمندر نے جو ان کو ڈھانپا
چوتھی صورت:۔
مخاطب کو غلطی پر تنبیہ کرنے کیلئے:۔
مثال:۔ ان الذین ترونهم اخوانکم یشفی غلیل صدورهم ان تصرعوا
بیشک جن کو تم اپنا بھائی سمجھتے ہو تمہارا ہلاک ہونا ان کے سینوں کی آگ ہے
پانچویں صورت:۔
آگے آنے والی خبر پر اشارہ کیا جائے:۔
مثال:۔ ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین:۔
چھٹی صورت:۔
آنے والی خبر کی بلندی اور عظمت بیان کرنے کیلئے:۔
مثال:۔ ان الذی سمک السماء بنی لنا بیتا دعائمه أعز واطول
بیشک جس نے آسمان کو بلند کیا ہمارے لیے ایسے گھر جسکے ستون زیادہ عزت والے اور طویل ہیں:۔

Date 20-11 20

ساتویں صورت:

نہ مسند نہ ہی مسند الیہ بلکہ کسی اور چیز کی شان بیان کرنے کیلئے مسند الیہ کو موصول کے ذریعے معرفہ لانا:-

مثال:- الذین کذبوا شعیبا کانوا ھم الخسرون:

سوال 33: اسم اشارے کے ذریعے مسند الیہ کو معرفہ لانے کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: معرفہ لانے کی "7" صورتیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:

مسند الیہ کو غیر سے ممتاز کرنے کیلئے:-

مثال: ھذا أبو الصقر فردا فی محاسنہ:

یہ ابو صقر ایک ہے اپنے محاسن میں:-

دوسری صورت:

سامع کی غباوت پر دلالت کرنے کیلئے:-

مثال:- اولئک ابائی فجئنی بمثلھم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

یہ ہیں میرے باپ دادا تو لے کر آ ان کی مثل

جب مجلس ہمیں جمع کرے یا جریر

وضاحت: متکلم اپنے والد کی صفتیں بیان کر رہا تھا لیکن مخاطب کے نہ سمجھنے کی وجہ سے اسم اشارہ لگا کر بتایا یہ ہیں میرے والد۔

تیسری صورت:

مسند الیہ کی حالت کو بیان کرنے کیلئے

1۔ قریب کیلئے "ھذا" 2۔ دور کیلئے "ذالک" 3۔ درمیان کیلئے "ذاک"

چوتھی صورت:

قریب کے ذریعے مسند الیہ کی تحقیر کرنا:

مثال:- اھذا الذی یذکر الھتکم:

پانچویں صورت:

بعید کے ذریعے مسند الیہ کی تعظیم کرنا:-

مثال: ذالک الکتب:

چھٹی صورت:

بعید کے ذریعے مسند الیہ کی حقارت کو بیان کرنا

مثال:- ذالک اللعین فعل کذا:

Date 22-11-2016

ساتویں صورت:-

معرفہ اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ چند اوصاف بیان کئے گئے کہ پھر وہ ایسی بات کی طرف اشارہ کرے کہ اسکے بعد آنے والی چیزوں کے وہ مستحق ہے:-

مثال:- اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون:

سوال 34: لام کے ذریعے مسندالیہ کو معرفہ لانے کی صورتیں تحریر کریں:

جواب: لام کے ذریعے مسندالیہ کو معرفہ لانے کی "4" صورتیں ہیں:- جو درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:-

معہود کی طرف اشارہ کرنے کیلئے:-

مثال:- ولیس الذکر کالانثی:-

دوسری صورت:-

نفس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے:-

مثال:- الرجل خیر من المرأۃ:-

الف لام جنسی ہے:-

تیسری صورت:-

الف لام کسی ایک کیلئے آتا ہے اسکے ذھن میں معہود (مثال:- ادخل السوق:) اور یہ معہود ذہنی معنی میں نکرہ کی طرح ہے۔

چوتھی صورت:-

کبھی کبھار مسندالیہ پر الف لام داخل کیا جاتا ہے تاکہ استغراق کا فائدہ دے:-

مثال:- ان الانسان لفی خسر:-

اقسام استغراق:-

استغراق کی "2" قسمیں ہیں:-

۱- حقیقی:- ۲- عرفی:-

حقیقی:-

جسکو لفظ اپنی وضع کے اعتبار سے شامل ہو:-

مثال:- عالم الغیب والشھادۃ:-

عرفی:-

جسے لفظ عرف کے اعتبار سے شامل ہو:-

مثال:- جمع الأمیر الصاغۃ:-

Date 22-11 20

مدعا:-
مفرد کا استغراق تثنیہ اور جمع کے استغراق سے
زیادہ شامل ہے:-
لا رجال فی الدار:-
گھر میں ایک ہو یا دو تو یہ جملہ بولنا درست ہے۔
لا رجلان:-
گھر میں ایک ہو تو بھی یہ جملہ بولنا درست ہے۔

اعتراض: مفرد پر الف لام داخل کرنا جائز نہیں کیونکہ مفرد وحدۃ کا تقاضا کرتا ہے اور لام استغراق "کثرت" کا تقاضا کرتا ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان منافات ہے؟

جواب:- الف لام استغراقی جب مفرد پر داخل ہو تو اس مفرد لفظ سے وحدۃ کے معنیٰ کو خارج کر دیتے ہیں۔ پھر اس سے ہر ہر فرد مراد ہوتا ہے۔

اقسام الجمع:-
جمع کی "2" قسمیں ہیں:-
۱- جمع کلی ۲- کلی فردی

جمع کلی:
ہر ہر فرد کو ایک شامل ہوتا ہے۔

کلی فردی:-
ہر ہر فرد الگ الگ شامل ہوتا ہے۔

سوال 35: مسند الیہ کو اضافت لانے کی صورتیں کتنی اور کون کونسی ہیں؟

جواب:- مسند الیہ کو اضافت لانے کی "3" صورتیں ہیں:-
جو درج ذیل ہیں:-

پہلی صورت:-
مختصراً بیان کرنا ہو تو اضافت ذکر کرنا۔
مثال:- ھوای مع الرکب الیمانین مصعد
میری محبوبہ یمنی سواروں کے ساتھ جا رہی ہے!۔

دوسری صورت:-
مضاف، مضاف الیہ یا ان کے علاوہ کسی اور شان بیان کرنا ہو!۔

Date 22-11-2016

مضاف کی تعظیم :- عبدی حضر :-
مضاف الیہ کی تعظیم :- عبد الخلیفۃ رکب :-
دونوں کے علاوہ ضمیر کی تعظیم :- عبد السلطان عندی :-

تیسری صورت :-
حقارت بیان کرنے کیلئے :-
مثال :- ولد الحجام حاضر :-

سوال 36 : مسند الیہ کو نکرہ لانے کی صورتیں کتنی اور کون کونسی ہیں؟
جواب :- مسند الیہ کو نکرہ لانے کی صورتیں 7 ہیں : جو درج ذیل ہیں :-

پہلی صورت :-
فردیت بیان کرنے کیلئے مسند الیہ کو نکرہ لایا جاتا ہے۔
مثال :- وجاء رجل من اقصا المدینۃ یسعی :-
شہر کے کنارے میں ایک مرد دوڑتا آیا :-

دوسری صورت :-
نوعیت پر دلالت کرنے کیلئے :-
مثال :- وعلی ابصارھم غشاوۃ :-
اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے :-

تیسری صورت :-
تعظیم یا تحقیر پر دلالت کرنے کیلئے :-
تعظیم کی مثال :- لہ حاجب عن کل امر یشینہ :-
اُسکے لیے پردہ ہے اُس چیز سے جو اُسے عیب لگائے
تحقیر کی مثال :- لیس لہ عن طالب العرف حاجب :-
اور اُسکو بھلائی سے چھوٹے میں چھوٹا بھی
روکنے والا نہیں :-

چوتھی صورت :-
کثرت پر دلالت کرنے کیلئے :-
مثال :- ان لہ لابلا وان لہ لغنما :-

پانچویں صورت :-
تقلیل پر دلالت کرنے کیلئے :-
مثال :- رضوان من اللہ اکبر :-
اللہ کی تھوڑی سی رحمت بہت بڑی ہے :-

HAMDAM PRODUCT, KARACHI.

Scanned by CamScanner

Date 22.11

پانچویں وجھی صورت:۔

تعظیم و تکثیر کیلئے:۔

مثال:۔ وان یکذبوک فقد کذبت رسل:۔

اگر آپ کو جھٹلاتے ہیں تو یقیناً بہت رسول جھٹلائے گئے

تعظیم کا ترجمہ:۔

بڑی بڑی نشانیوں والے رسول:۔

تکثیر کا ترجمہ:۔

یہ بہت رسول جھٹلائے گئے:

ساتویں صورت:۔

تحقیر و تقلیل کیلئے:۔

مثال:۔ حصل لی من شئ:۔

قلیل کا ترجمہ:۔

مجھے تھوڑی سی چیز ملی:۔

تحقیر کا ترجمہ:۔

مجھے اس سے حقیر چیز ملی:۔

پہلی صورت:۔ مسند الیہ کے علاوہ کو نکرہ لانے کی صورتیں:۔

فردیت اور نوعیت کیلئے:۔

مثال:۔ واللہ خلق کل دابۃ من ماء:۔

فردیت کا ترجمہ:۔

ایک پانی سے:۔

نوعیت کا ترجمہ:۔

مخصوص قسم کا پانی:۔

دوسری صورت:۔

تعظیم کیلئے:۔

مثال:۔ فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ:۔

تمہیں اللہ اور اسکے رسول سے بڑی جنگ کا اعلان ہو:۔

تیسری صورت:۔

تحقیر کیلئے:۔

مثال:۔ ان نظن الا ظنا:۔

ہم گمان نہیں کرتے مگر گھٹیا گمان:۔

Date 22-V 2016

سوال 37 مسند الیہ کو موصوف بنانے کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟

جواب۔ مسند الیہ کو موصوف بنانے کی "5" صورتیں ہیں:۔
جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلی صورت:۔

ایسی صفت لگانا جو بنی ہی اس کیلئے ہو کسی اور چیز میں نہ پائی جائے۔ اور اس مسند الیہ سے جدا نہ ہو:۔

مثال:۔ الجسم الطویل العریض العمیق:۔
لمبا چوڑا گہرا

دوسری صورت:۔

ایسی صفت لگانا جو موصوف کی وضاحت کرے:۔

مثال:۔ الألمعی الذی یظن بک الظن
کأن قد رأی و قد سمعا
وہ ایسا ذہین ہے جو جب تمہیں گمان کرتا ہے
گویا کہ اس نے تجھے دیکھا ہے اور اس نے سُنا

تیسری صورت:۔

موصوف کو خاص کرنے کیلئے صفت لگانا:۔

مثال:۔ زید التاجر عندنا:۔

چوتھی صورت:۔

مدح یا ذم بیان کرنے کیلئے صفت لگانا:۔

مدح کی مثال:۔ جاءنی زید العالم:۔

ذم کی مثال:۔ جاءنی زید الجاھل:۔

پانچویں صورت:۔

مسند الیہ کی تاکید لگانے کیلئے اسکی صفت لگائی جاتی ہے:۔

مثال:۔ امس الدابر کان یوما عظیما:۔

سوال 38 مسند الیہ کی تاکید لگانے کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب۔ مسند الیہ کی تاکید لگانے کی "3" صورتیں ہیں:۔
جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلی صورت:۔

پختہ کرنے کیلئے:۔

مثال:۔ جاءنی زید زید:۔

Date 22-V 201

دوسری صورت:-

وہم کو دور کرنے کیلئے:-

مثال:- قطع اللص الأمیر الأمیر:-

تیسری صورت:-

عدمِ شمولیت کے وہم کو دور کرنے کیلئے:-

مثال:- جاءنی القوم کلهم:-

سوال 39 مسند الیہ کو عطف بیان لانے کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب:- مسند الیہ کو عطف بیان لانے کی "1" صورتیں ہیں! جو درج ہیں!

پہلی صورت:-

یہ اسم اسی مسند الیہ کے ساتھ خاص ہے:-

مثال:- قدم صدیقك خالد:-

سوال 41 مسند الیہ کو بدل کے طور پر لانے کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب:- مسند الیہ کو بدل کے طور پر لانے کی "1" صورت ہے - جو درج ہے!-

پہلی صورت:-

پختگی کی زیادتی مسند الیہ کو بدل کے طور پر لانا-

بدل کل کی مثال:-

جاءنی أخوك زید:-

بدل بعض کی مثال:-

جاءنی القوم أکثرهم:-

بدل اشتمال کی مثال:-

سلب عمرو ثوبه:-

سوال 42 مسند الیہ کو عطف کے طور پر لانے کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب:- مسند الیہ کو عطف کے طور پر لانے کی "5" صورتیں ہیں! جو اگلے صفحہ پر درج ہیں!

Date 22-11 2016

پہلی صورت:۔
مسند الیہ کی تفصیل بیان کرنا مع الاختصار:۔
مثال:۔ جاءنی زید و عمرو:۔

دوسری صورت:۔
مسند کی تفصیل بیان کرنا مع الاختصار:۔
مثال:۔ جاءنی القوم حتی خالد:۔

تیسری صورت:۔
سامع کو غلطی سے درستگی کی طرف پھیرنے کیلئے:۔
مثال:۔ جاءنی زید لا عمرو:۔

چوتھی صورت:۔
ایک سے دوسرے کی طرف حکم پھیرنے کیلئے:۔
مثال:۔ جاءنی زید بل عمرو:۔

پانچویں صورت:۔
شک یا تشکیک کے طور پر مسند الیہ کو عطف کے طور پر ذکر کرنا۔
مثال:۔ جاءنی زید أو عمرو:۔

سوال 43 مسند الیہ کو مقدم کرنے کی صورتیں قلم بند فرمائیے؟
جواب:۔ مسند الیہ کو مقدم کرنے کی 5 صورتیں ہیں:۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلی صورت:۔
مسند الیہ کو مقدم کرنا زیادہ اہم ہے:۔
اس کی "دو" قسمیں ہیں۔
۱۔ یا اس وجہ سے کہ وہ اصل ہے اور اس اصل سے کوئی عدول کا تقاضا کرنے والا بھی نہ ہو:۔
۲۔ یا سامع کے ذہن میں خبر کو پختہ کرنے کیلئے مقدم کرنا:۔
مثال:۔ والذی حارت البریۃ فیہ
حیوان مستحدث من جماد:۔
وہ چیز جس میں مخلوق کی عقلیں حیران ہیں
وہ حیوان ہے جو پتھر سے پیدا ہوا

دوسری صورت:۔
مخاطب کو جلدی خوشی کرنے یا غمگین کرنے کیلئے مسند الیہ کو مقدم کرنا:۔

Date 22-11-20

مثال: سعد فی دارک ، السفاح فی دار صدیقک

خوش بختی تیرے گھر میں ہے ، خون بہانے والا تیرے گھر میں ہے

تیسری صورت:

میرے دل میں

مثال: الحبیب جاء:۔

چوتھی صورت:

لذت حاصل کرنے کیلئے:

مثال: لیلیٰ ألذ من العسل:

عبد القاهر:۔

عبد القاهر فرماتے ہیں۔ مسند الیہ مقدم ہوتا ہے تاکہ مسند الیہ تخصیص کا فائدہ دے خبر فعلی کے ساتھ۔ جب مسند الیہ کے ساتھ حرف نفی ملا ہوا ہو:۔

مثال:۔ ما أنا قلت هذا:

اگر مسند الیہ کے ساتھ حرف نفی نہ ہو:۔ تب تخصیص کا فائدہ دے گا:۔ دو صورتیں:۔

۱۔ مخاطب کے گمان کو رد کرتے ہوئے:۔ تاکید "ازیری"

۲۔ مشارکت کا رد کرتے ہوئے:۔ تاکید "وحدی"۔

مثال:۔ أنا سعیت فی حاجتہ:۔

پانچویں صورت:۔

حکم کی تقویت کیلئے مسند الیہ کو مقدم کرتے ہیں:۔ مثال:۔ هو یعطی الجزیل:

۱۔ فعل منفی میں مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے:۔

تقویت حکم کی وجہ سے:۔

مثال:۔ أنت لا تکذب:۔

لا تکذب أنت:۔ اس مثال میں محکوم علیہ کی تاکید ہے نہ کہ حکم کی:۔

۲۔ جب مسند الیہ نکرہ ہو تو اسکو مقدم کرنا کبھی تخصیص جنس اور کبھی وحدت کا فائدہ دیتا ہے:۔

تخصیص جنس:۔ رجل جاءنی:۔

تخصیص وحدت:۔ لا رجل ولا رجال:

Date 22 - 11 2016

عند علامہ سکاکی :۔

علامہ سکاکی عبد القاہر کے مذہب کو درست مانتے ہیں :۔ مگر سکاکی کے نزدیک مسند الیہ سے تخصیص کا فائدہ اُس وقت حاصل ہوگا۔ جب دو شرطیں ہوں !:

پہلی شرط :۔

مسند الیہ کو فعل سے مؤخر ماننا جائز ہو :۔

دوسری شرط :۔

اسکو خبر مانا گیا :۔ فاعل معنوی ہو :۔

مثال :۔ انا قمت :۔

اگر ان دو شرطوں میں سے ایک شرط نہ پائی گئی تو یہ حکم کے تقویت کا فائدہ دے گا :۔ تخصیص کا فائدہ نہ دے گا !:

مثال :۔ انا قمت :۔

زید قام :۔

اعتراض: علامہ سکاکی پر اعتراض ہوا کہ "رجل جاءنی" میں رجل فاعل لفظی ہے۔ اور یہ مثال آپ کے نزدیک تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے ؟

جواب: جب مسند الیہ نکرہ ہو تو یہ قائدہ سے مستثنیٰ ہے۔ "رجل جاءنی" میں "ھو" ضمیر مبدل منہ اور رجل کو بدل بنایا ہے۔

دلیل :۔ واسروا النجوی الذین ظلموا

اسروا :۔ کی ضمیر کو مبدل منہ اور "الذین ظلموا" کو فاعل معنوی "بدل" بنایا ہے :۔

سوینہ :۔

نکرہ مقدم تخصیص کا فائدہ دے اسکیلئے علامہ سکاکی کے نزدیک ایک اور شرط یہ بھی ہے :۔

3۔ تخصیص سے روکنے والی کوئی چیز نہ ہو :۔

مثال :۔ رجل جاء :۔ اس مثال میں تخصیص ہو سکتی ہے کیونکہ یہاں پر کوئی مانع چیز نہیں ہے :۔

لیکن شرٌ اھر ذاناب :۔ شر نے کتے کو بھونکوایا :۔ اس مثال میں تخصیص نہ ہوگی ؟ کیونکہ یہاں پر مانع چیز موجود ہے :۔ ا۔ تخصیص کی ۲۔ قسمیں ہیں :۔

۱۔ جنس ۲۔ واحد

اس مثال میں تخصیص جنس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کتے

Date 22-1/2016

کو شر ہی محفوظات ہے۔ لہذا خیر کی نفی فضول ہے!۔
اور تخصیص واحد بھی نہیں ہو سکتی، کیونکہ شر ایک ہی ہوتا ہے۔

عند بعض الائمۃ:۔

شر أهر ذا ناب: اس مثال میں
تخصیص ہو سکتی ہے۔

۱۔ شر أهر ذا ناب:۔ ما شر أهر الا ذا ناب: کہے گئے تو
خود ہی تخصیص ہو جائے گی۔ کیونکہ اس میں استثناء کیا
گیا ہے۔ اور استثناء تخصیص کا تقاضا کرتا ہے!۔

۲۔ شر کی 2 قسمیں ہیں: ۱۔ بڑا شر ۲۔ چھوٹا شر
جب شر، تنوین تقطیع مراد لیں گے تو خود تخصیص ہو
جائے گی:۔

تطبیق بین الائمۃ و سکاکی:۔

سکاکی نے فرمایا اس مثال میں
تخصیص نہیں ہو سکتی تو تخصیص واحد اور تخصیص جنس مراد
لیتے ہیں۔ کہ تخصیص واحد اور تخصیص جنس نہیں ہو سکتی!۔
اور بعض آئمہ نے جو فرمایا کہ اس میں تخصیص ہو سکتی
ہے تو اس سے مراد تخصیص نوعی ہے کہ تخصیص نوعی
ہو سکتی ہے!۔

علامہ سکاکی کا رد:۔

مصنف نے "3" رد کیے!۔

پہلا رد:۔

فاعل لفظی اور فاعل معنوی دونوں مقدم کرنے کے
منع ہونے میں برابر ہیں۔
علامہ سکاکی نے جو کہا ہے کہ فاعل معنوی
کو مؤخر مقدر ماننا جائز ہے۔ جو کہ فرع ہے۔ اور فاعل لفظی کے
اصل ہونے کے باوجود اسکو مؤخر مقدر نہیں ماننا یہ زیادتی ہے۔
ترجیح بلا مرجع ہے:۔

دوسرا رد:۔

رجل جاءنی میں جو فاعل معنوی کو مقدم کرنے سے
تخصیص حاصل ہوئی ہے۔ ہم اسکو تسلیم ہی نہیں کرتے!۔

Date 22-11-2016

تیسرا رد:-
ہم اسکو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ کہنے کو صرف مبتدا ہی چھوڑا جاتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھار خبر بھی کہنے کو چھوڑا جاتا ہے

اہم بات:-
"ھو قائم" میں زیادہ تقوی ہے۔ اور
"زید قائم" میں کم تقوی ہے:
اسکی "2" وجوہات ہیں:-

پہلی وجہ:-
"قائم" کی فعل سے مشابہت ہے کہ جیسے طرح فعل میں ضمیر ہوتی ہے اسی طرح "قائم" میں بھی ضمیر ہوتی ہے۔

دوسری وجہ:-
"قائم" کی جامد کے ساتھ مشابہت ہے جسطرح جامد تینوں حالتوں میں برابر رہتا ہے۔ اس طرح "قائم" بھی تینوں حالتوں میں برابر رہتا ہے۔
مثال: ھو قائم و انت قائم و انا قائم:
ان دونوں مشابہت کی وجہ سے "زید قائم" میں کم تقوی ہے۔ کیوں؟
کیونکہ "مشابہ" "مشابہ بہ" سے کم ہوتا ہے۔

اہم بات:-
اسی وجہ سے "قائم" کو جملہ نہیں کہا جا سکتا ہے کیونکہ جملہ مبنی ہوتا ہے۔ اور "قائم" معرب ہے۔

اہم بات:-
مسند الیہ کو کبھی کبھار مقدم کرنا لازم کی طرح سمجھا جاتا ہے:- مثل و غیر:
جب یہ مسند الیہ ہوں۔
اور یہ کنایہ اس سے مخاطب کی ذات مراد ہو تو ان کو مقدم کیا جاتا ہے:
مثال: مثلک لا یبخل
تیری مثل کوئی بخل نہیں کرتا: انت لا تبخل
غیرک لا یجود: تیرے علاوہ کوئی سخاوت نہیں کرتا: انت تجود

Date 22-11-20

سوال ۴۹ امام مالک مسند الیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب۔ **عبد الملک:-**

مسند الیہ عموم پر دلالت کرے تو اسکو مقدم کیا جاتا ہے اور مقدم اسلئے کیا جاتا ہے تاکہ تاسیس پر تاکید کو ترجیح نہ ہو۔ کیونکہ تاکید سے تاسیس اولیٰ ہے۔ کیونکہ تاکید میں اسی معنیٰ کو پختہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ تاسیس میں نیا معنیٰ حاصل ہوتا ہے:-

مثال:- کل انسان لم یقم:-

وضاحت:- جب کل داخل ہوا تو اب فرد کی مراد ہے یعنی: ہر ہر فرد کی نفی مراد ہے اگر اب بھی جملہ افراد کی نفی مراد لیں تو یہ تاکید ہو جائے گا حالانکہ تاسیس اولیٰ ہے تو تاسیس کا معنیٰ لینے کیلئے ہم نے کل کے داخل ہونے کے بعد کل فردی مراد لیا:-

علامہ سکاکی کا رد:-

سکاکی نے جو یہ کہا ہے کہ جو کل کے دخول سے پہلے معنیٰ تھا اگر کل کے داخل ہونے کے بعد وہی معنیٰ مراد لیا تو یہ تاکید ہو گی نہ کہ تاسیس ہم اسکو تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ کل کے داخل ہونے سے پہلے دونوں مثالوں میں "لم یقم" کی نسبت انسان کی طرف تھی جب کل داخل ہوا تو اب "لم یقم" کی نسبت کل کی طرف ہوئی تاسیس پیدا ہو گئی۔

دوسرا رد:-

کل کے دخول سے پہلے بھی ہر ہر فرد کی نفی تھی جب ہر ہر فرد کی نفی تھی تو اس میں بعض افراد کی نفی بھی پائی گئی اب اس پر کل داخل کر کے بعض افراد کی نفی مراد لینا یہ تاسیس تو نہیں ہوئی کیونکہ یہ تو پہلے بھی پائی جا رہی تھی:-

لہذا یہ کہنا کہ کل کے دخول کے بعد تاسیس حاصل ہوتی ہے:-

یہ درست نہیں ہے:-

22-11-2016

Date 14.10 20

سوال (۹۵) :-

مسند کو کن کن مقامات پر حذف کیا جاتا ہے اور کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب :-

مسند کو حذف کرنے کی کچھ صورتیں مسند الیہ کے احوال میں ذکر کی گئی اور کچھ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں :-

پہلی صورت :-

وَاِنّیْ وَقَیَّارٌ بِھَا لَغَرِیْبٌ -

ترجمہ :- بیشک میں اور میرا گھوڑا ضرور بضرور غریب ہے :-

مذکورہ مثال میں "اِنّی" کے بعد "غَرِیْبٌ" مسند محذوف ہے -

کیوں؟

مصنف کے پاس وقت تنگ ہوگا یا پھر مقام تنگ ہونے کی بنا پر "مسند" کو ذکر نہیں کیا ہوگا :-

"2" صورت :-

نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَاَنْتَ بِمَا عِنْدَکَ رَاضٍ وَالرَّأْیُ مُخْتَلِفٌ

ترجمہ :- ہم جو ہمارے پاس ہے اور تم جو تمہارے پاس ہے راضی ہیں اور رأی مختلف

کیوں؟

"نَحْنُ" کے بعد مسند "رَاضُوْنَ" کو مصنف نے حذف کیا۔ مقام کے تنگ ہونے کی بنا پر "مسند کو حذف کیا۔

"3" صورت :-

زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ وَعَمْرٌو :-

ترجمہ :- زید گزرا اور عمر گزرا -

کیوں حذف کیا؟

"عمرو" کے بعد "مسند" منطلق "کو مصنف نے حذف کیا۔ اختصار کی وجہ سے حذف کیا مسند کو۔ اگر عمرو کے بعد بھی "منطلق" کو ذکر کرتا تو کلام عبث ہو جاتا۔ عبث سے بچنے کیلئے بھی "مسند" کو حذف کیا :-

نوٹ :- بقایا صورتیں اگلے صفحے پر مذکور ہیں :

Date 15-10 2016

"4" صورت :-

خَرَجْتُ فَإِذَا زَيْدٌ :-

ترجمہ :- میں نکلا پس زید موجود تھا۔

اصل عبارت :- خَرَجْتُ فَإِذَا زَيْدٌ مَوْجُوْدٌ :- ہے :-

کیوں حذف کیا؟ اکثر طور پر "موجود" محذوف ہی ہوتا ہے جس طرح "موجود" استعمال ہوتا ہے اس کی اتباع کرتے ہوئے مصنف نے بھی "موجود" کو حذف کیا :-

"5" صورت :-

اِنَّ مُحِلًّا وَّاِنَّ مُرْتَحَلًا :-

ترجمہ :- بیشک ہمارے لیے دنیا میں آنا اور بیشک ہمارے لیے دنیا میں جانا ہے :-

اصل عبارت :- اِنَّ لَنَا فِی الدُّنْیَا مُحِلًّا وَّاِنَّ لَنَا فِی الدُّنْیَا مُرْتَحَلًا :-

کیوں حذف کیا؟ 1 :- جب حروف مشبہ بالفعل کی خبر ظرف ہو۔ اور وہ اپنے اسم پر مقدم ہو تو ایسی صورت خبر کو حذف کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسند کو حذف کیا :-

2 :-

الا دری :-

"6" صورت :-

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ :-

ترجمہ :- آپ فرمائیں :- اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزائنوں کے مالک ہوتے :-

اصل عبارت :- قُلْ لَّوْ تَمْلِكُوْنَ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ :-

کیوں حذف کیا؟ دوسرا "تَمْلِكُوْنَ" یہ مفسر ہے۔ اور دوبارہ "تَمْلِكُوْنَ" کو ذکر کرنے سے احتراز کیا۔ اگر دوبار "تَمْلِكُوْنَ" کو ذکر کرتے تو کلام عبس ہوتا اور قرآن پاک عبس نہیں ہے۔ اس وجہ سے فعل کو حذف کرکے ضمیر کو ذکر کیا :-

"7" صورت :-

فصبر جمیل :- ترجمہ :- پس اچھا صبر :-

مذکورہ مثال میں دو احتمالات ہیں :-

1 :- مسند الیہ کو حذف کیا 2 :- مسند کو حذف کیا

Date 15-10-2016

مسند کو حذف:- فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ اَجْمَلُ:-
"اَجْمَلُ" مسند ہے۔ جو خبر واقع ہوئی ہے مبتدا کیلئے۔
مسند الیہ کو حذف:- فَاَمْرِیْ صَبْرٌ جَمِیْلٌ:-
"فَاَمْرِیْ" مسند الیہ ہے۔ جو مبتدا واقع ہو رہا ہے!-
یا پھر تیسرا احتمال یہ ہے کہ مسند، مسند الیہ دونوں حذف ہیں:- جیسے، فَلِیْ صَبْرٌ وَ هُوَ جَمِیْلٌ:-
"صَبْرٌ" سے پہلے "لِیْ" جو مسند واقع ہو رہا ہے:- اور
"جَمِیْلٌ" سے پہلے "هُوَ" جو مسند الیہ واقع ہو رہا ہے:-

"8" صورت:-
جب کلام سوال مذکور کے جواب میں واقع ہو:-
تو اس وقت میں مسند کو حذف کر سکتے ہیں:-
مثال:- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ:-
ترجمہ:- اور اگر آپ ان سے سوال کرو کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور ضرور وہ کہیں گے کہ اللہ نے:-
اصل عبارت:- لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ ہے:-
سوال مذکور تھا تو اس وجہ سے مسند "خَلَقَهُنَّ" کو حذف کیا:-

"9" صورت:-
جب کلام سوال مقدر کے جواب میں واقع ہو رہا ہو۔
تو ایسی صورت میں بھی مسند کو حذف کر سکتے ہیں:-
مثال:- لِيُبْكَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ:-
ترجمہ:- تاکہ یزید پر رویا جائے جو جھگڑے میں عاجز ہو۔
اصل عبارت:- يَبْكِيْهِ ضَارِعٌ:-
سوال مقدر:- کون روئے یہ سوال مقدر تھا۔
سوال مقدر ہونے کی وجہ سے "مسند" "يَبْكِيْهِ" کو حذف کیا:-
اعتراض:-
"لِيُبْكَ" مجہول صیغہ کیوں ذکر کیا معروف صیغہ ذکر کیوں نہیں کیا؟
جواب:-
"3" فوائد کی بناء پر مجہول کا صیغہ ذکر کیا۔
"3" فوائد اگلے صفحے پر مندرجہ ذیل ہیں:-

Date 18-10-2016

پہلا فائدہ:-

اسناد کا تکرار پایا جا رہا ہے اجمالاً و تفصیلاً طور پر:-
تفصیلاً کس طرح؟ "یزید" مسند الیہ اور "ضارع" بھی مسند الیہ ہے:-
اجمالاً کس طرح؟ جب کہا یزید پر رویا جائے تو رونے والا بھی تو کوئی نہ کوئی ہوگا:-

دوسرا فائدہ:-

"یزید" کلام میں عمیر فضلہ پایا جا رہا ہے:-
کس طرح؟ کہ "یزید" کلام میں نائب الفاعل واقع ہو رہا ہے اور نائب الفاعل مسند الیہ ہے۔ اور مسند الیہ و مسند کے درمیان مسند الیہ اصل ہوتا ہے:-
نائب الفاعل کس طرح؟ کہ "یزید" کی طرف رونے کی اسناد کی جا رہی ہے۔ اور "یزید" مسند الیہ واقع ہو رہا ہے:-

تیسرا فائدہ:-

"یزید" نائب الفاعل بنے۔ اور نائب الفاعل مفعول کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اور جملہ مفعول تک پورا ہوتا ہے۔
اس وجہ سے مجہول کا صیغہ استعمال کیا کہ "یزید" تک جملہ پورا ہو جائے۔ اگر معروف کا صیغہ استعمال کرتے تو فاعل کی ضرورت پڑتی اور مفعول کی ضرورت پڑتی تو کہاں سے فاعل لاتے۔ اور کہاں سے مفعول لاتے:-

اعتراض:-

"ضارع" فاعل واقع ہو رہا ہے یہ کہاں سے حاصل ہوا؟

جواب:-

"ضارع" یہ فاعل حاصل ہوا۔ بغیر مترقبہ کے۔
جس طرح کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ بغیر کوشش کیے بغیر محنت کیے:- اس طرح یہ فاعل حاصل ہوا ہے:-

18-10-2016

Date 20-10 2016

سوال 4 :-

مسند کو ذکر کرنے کی صورتیں قلم بند فرمائیے؟

جواب :-

جن صورتوں میں مسند الیہ کو ذکر کرتے ہیں اُن ہی صورتوں میں مسند کو بھی ذکر کر سکتے ہیں۔

ان صورتوں کے علاوہ 1 صورت درج ذیل ہے :-

1 صورت :-

مسند کو متعین کرنا کہ مسند اسم ہے یا فعل :-

اسم ہوگا تو ثبوت کا فائدہ حاصل ہوگا :-

مثال :- زید عالم :- زید عالم ہے :-

فعل ہو تو حدوثی معنیٰ کا فائدہ حاصل ہو گا :-

مثال :- زید انطلق :- زید گزرا :-

سوال 3 :-

مسند کو مفرد ذکر کرنے کی صورتیں درج فرمائیے؟

جواب :-

مسند کو مفرد ذکر کرنے کیلئے 2 شرطیں ہیں :-

پہلی شرط :-

مسند کو غیر سببی ہو :- سببی نہ ہو :

دوسری شرط :-

حکم کے تقویت کے فائدہ حاصل نہ ہو :-

اگر سببی ہو تو مسند کو جملہ اسمیہ آئے گا۔

اور جملہ اسمیہ کے خبر کی 4 قسمیں ہیں :- وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

پہلی قسم :-

جملہ اسمیہ کی خبر فعل ہوگی :-

مثال :- زید ابوہ انطلق :-

دوسری قسم :-

جملہ اسمیہ کی خبر اسم فاعل ہوگی :-

مثال :- زید ابوہ منطلق :-

Date 20.10.201

تیسری قسم :-

جملہ اسمیہ کی خبر اسم جامد ہو گی :-

مثال :- زید اخوہ عمروا :-

چوتھی قسم :-

جملہ اسمیہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو گی :-

مثال :- زید انطلق ابوہ :-

اگر حکم کے تقویت کا فائدہ حاصل ہو تو :-

مسند کو جملہ لایا جائے گا :-

مثال :- زید قام :-

اس مثال میں مسند جملہ فعلیہ لایا گیا ہے :-

سوال 47 :-

مسند کو فعل لانے کی صورتیں ذکر کریں؟

جواب :-

مسند کو فعل ذکر کرنے کی "1" صورت ہے :- اور وہ صورت درج ذیل ہے :-

1۔ صورت :-

مسند کو فعل ذکر کریں گے تاکہ مسند کو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ مقید کریں :- مختصر ہونے کی بنا پر۔ اور اس کے ساتھ حدوث کا فائدہ حاصل ہوتا ہے :-

مثال :- جس طرح طریف قبیلوں والوں نے کہا :-

او کلما وردت عکاظ قبیلۃ

بعثوا الی عریفھم یتوسم :-

ترجمہ :- اور جب قبیلہ عکاظ کی بازار کی تو انہوں نے اپنا سردار بھیجا تاکہ وہ دیکھے

فیضان زمزم ، ڈیرہ اللہ یار بلوچستان

12:15 رات کے

1438 صفر المظفر 19

20/11/16